JOFISA

Bi-Annual

JOURNAL

of the

Faculty of Islamic Studies
and Arabic

Vol. 1 April 1994 issue 1

PAKISTAN

UNIVERSITY OF PESHAWAR
N-.W.F.P, (PAKISTAN)

130

بنیاد پرستی اور اسلام

(شمس البصر)

Fundamentalsim کا اردو ترجمہ بنیاد پرستی کیا جاتا ہے جو کہ ایک قدامت پسند پروٹسٹنٹ تحریک ہے۔ اسکی ابتدا انیسویں صدی کے آخر میں ہوئی۔ یہ تحریک نظریہ ارتقاء اور خاص کر بائیبل کے سائنسی اور تاریخی مطالعہ کے ردعمل کے طور پر وجود میں آئی۔ اس کے مشہور و معروف مبلغوں میں
William Jennings Bryn (1860-1925) اور
John Greshan Machen (1881-1937) شامل ہیں ۔ ان کے بنیادی عقائد کے مطابق بائیبل ناقابل تحریف ہے ۔ عیسیٰ ایک دیوتا ہیں اور کنواری سے پیدا ہوئے ۔ وہ تمام دنیا کی طرف سے کفارہ دے گئے ہیں ۔ ان کے حواری جسمانی طور پر زندہ ہیں اور عیسیٰ دنیا میں دوبارہ آئیں گے ۔ (۱)
جو عیسائی ان عقائد کو عیسائیت کی بنیاد قرار دیتے تھے وہ اس وجہ سے بنیاد پرست قرار پائے

انیسویں صدی کے اواخر میں آزاد خیال عیسائی مفکرین نے بائیبل کی صداقت اور حقانیت کو چیلنج کرنا شروع کیا اور عیسائی عقائد پر تنقید کی ۔ یہ تنقید بحیثیت مجموعی نہیں تھی بلکہ بائیبل کی تعلیمات کے الہامی اور خدائی کلام ہونے تک محدود تھی۔ ان آزاد خیال مفکرین کا خیال تھا کہ بائیبل کی تعلیمات کو سائنسی علوم اور نئی ایجادات سے ہم آہنگ کیا جائے ۔ راسخ العقیدہ پروٹسٹنٹ عیسائی علماء کو یہ بات پسند نہیں تھی وہ عیسائی تعلیمات کو تنقید سے بچانے اور عیسائیت کے تحفظ کے لئے میدان عمل میں نکل آئے کیونکہ وہ ان آزاد خیال مفکرین کی کوششوں کو عیسائیت کے لئے خطرہ تصور کرتے تھے ۔

1910ء سے 1912ء تک کے درمیانی عرصے میں بنیاد پرستی کے عنوان سے عیسائیت کے تحفظ کے حوالے سے نامعلوم لوگوں کے مضامین کتابچوں کی صورت میں منظر عام پر

آئے ۔ اسی طرح ان آزاد خیال مفکرین کو بنیاد پرستی کی بنی بنائی اصطلاح ملی انہوں نے دونوں مکاتب فکر کی تفریق کے لئے اسی اصطلاح کو باقاعدہ طور پر استعمال کرنا شروع کیا ۔

راسخ العقیدہ عیسائی علماء (بنیاد پرست) لوگوں کو اپنے عقائد پر قائم رہنے اور پہلے سے رائج عقائد کو بغیر تحقیق کے قبول کرنے پر زور دے رہے تھے ان تمام کوششوں میں کوئی نئی چیز نہیں تھی بلکہ پرانے عقائد کا تحفظ مقصود تھا ۔

بعد میں بنیاد پرستی کی یہی اصطلاح مشنریوں کے ذریعے اطراف عالم میں پھیل گئی اور اہل مغرب نے ہر قسم کی مذہبی تحریکوں کے لئے اس اصطلاح کو استعمال کرنا شروع کیا بالخصوص اسلام کو اسکا نشانہ بنایا ۔ حالانکہ اسلام کا اس قسم کی بنیاد پرستی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا۔ قرآن کریم سائنس سے نہ تو متصادم ہے اور نہ ہی اس کے مستند ہونے پر شک کیا جا سکتا ہے ۔ قرآن کریم کی اس حیثیت کو مستشرقین نے بھی تسلیم کیا ہے ۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق حضرت عیسیٰ اللہ کے رسول تھے نہ کہ دیوتا ۔ عیسائی تعلیمات کے برعکس اسلامی تعلیمات کے حوالے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی یعنی صحابہ کرامؓ وفات پا چکے ہیں ان کا معاملہ حشر و نشر کے دن خدا وند تعالی طے کریگا ۔ لہذا اسلام کو عیسائیت کے ساتھ اس حوالے سے ملانا کسی طرح بھی صحیح نہیں۔ اسلامی تعلیمات جدید سائنسی علوم سے کسی طرح بھی متصادم نہیں ۔ بلکہ قرآن کریم نے بہت سارے امور میں سائنسدانوں کی مدد کی ہے ۔ ہر مسلمان سائنسدان نے اس سلسلے میں مغرب کو بہت کچھ دیا ۔ قرآن کریم " اولم ینظروا فی ملکوت السموات والارض " کہہ کر کہ کائنات میں غور و فکر کی دعوت دیتا ہے اور اسی غور فکر کو کامیابی کا زینہ بناتا ہے۔ دراصل اسلام ہی وہ دین حیات ہے جسے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے پسند فرمایا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے کہ " الیوم اکملت لکم دینکم واتمت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا " (۲) یعنی " آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لئے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے "
اسلام اپنے ماننے والوں کو اپنی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے اور باطل نظریات کو ترک کرنے کا واضح حکم دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے " فاحکم بینھم بما انزل اللہ ولا تتبع اھواء ھم عما جاءک من الحق " (۳) ترجمہ " پس تم اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرو اور جو حق تمہارے پاس آیا ہے اس سے منہ موڑ کر ان کی خواہشات کو پیروی نہ کرو ۔

اسلامی تعلیمات کی بنیاد کلمہ طیبہ " لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ " ہے۔ کلمہ طیبہ میں باطل خداؤں کی نفی اور رسول اکر م صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے کا اقرار کیا جاتا ہے۔ حافظ ابن تیمیہ کلمہ طیبہ کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں " فدین الاسلام مبنی علی اصلین من خرج عن واحد منھما فلا عمل لہ ولا دین لہ ان نعبد اللہ وحدہ ولا نشرک بہ شیئاً وعلی ان نعبد بما شرع لا بالحوادث والبدع وہو حقیقۃ قول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (۴) ۔

ترجمہ : دین اسلام کے دو اصول ہیں جو شخص ان میں سے کسی ایک کو ترک کر دے نہ اس کا دین معتبر ہے نہ کوئی عمل ۔ ایک یہ کہ ہم ایک اللہ کی عبادت کریں اور اس میں کسی کو اسکا شریک نہ بنائیں دوئم یہ کہ ہم ان طریقوں سے ان کی عبادت کریں جو شریعت کے مقرر کردہ ہوں وہ اپنی طرف سے اختراع شدہ اور نو ایجاد نہ ہوں ۔ یہی کلمہ طیبہ کی حقیقت ہے " ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ طیبہ کی وضاحت اس انداز سے فرماتے ہیں ۔ " عن ابی بکر الصدیق قال قلت یا رسول اللہ مانجاۃ ھذا الامرالذی نحن فیہ فقال من شھدان لا الہ الا اللہ فھولہ نجاۃ " (۵)

ترجمہ " ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسولؐ ہمارے دین میں مدار نجات کیا چیز ہے۔ فرمایا جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں یہی اس کے لئے باعث نجات ہے " ۔

لا الہ اللہ دراصل باطل معبودوں کی نفی اور معبود برحق کے اثبات کا نام ہے اور ایمان باللہ کا مقصد حقیقت میں اللہ تعالی کے احکامات کو زندگی کے تمام پہلوؤں پر نافذ کرنا ہے۔ قرآن کریم اس حقیقت کو بہت خوبصورت انداز میں بیان کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے ۔ " لیس البران تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من امن باللہ " (۶) ۔

ترجمہ " مغرب اور مشرق کی طرف تمھارا رخ کرنا کوئی نیکی نہیں بلکہ اصل نیکی تو اللہ پر (صحیح معنوں میں) ایمان لانے میں ہے " گویا ایمان باللہ ہی اصل معیار ہے " ۔ ایمان باللہ محض زبانی اقرار نہیں بلکہ یہ ایمان کی اس کیفیت کا نام ہے جسمیں قلب و ذہن دونوں اس کی تصدیق سے مزین ہوں اور شریعت پر عمل پیرا ہونے کا مصم ارادہ ہو ۔ شریعت پر عمل پیرا ہونا اسوقت ممکن ہو سکتا ہے جب شریعت کی بنیادوں سے واقفیت حاصل ہو۔ شریعت کی وہ بنیادیں ایمان باللہ اور ایمان بالرسل ہیں گویا عملی تصدیق کا نام ایمان بالرسل ہے ۔ مطلب یہ ہوا کہ نہ صرف اللہ تعالی کو تسلیم کیا جائے بلکہ اس کے احکامات پر عمل درآمد بھی کیا جائے ۔ جبکہ احکامات

خداوندی کا علم صرف ایک ہی ذریعہ سے ہو
سکتا ہے اور وہ ہے انبیاء کرام کا ذریعہ۔ نتیجتاً
انبیاء کرام کو تسلیم کرنا بھی ضروری ٹھہرا۔
انہی دو بنیادوں کو قرآن کریم نے مزید واضح کر
کے فرمایا کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے الگ
نہیں بلکہ لازم و ملزوم ہیں۔ ارشاد ہوا۔ " ان
الذین یکفرون باللہ ورسلہ و یریدون ان یفرقوا
بین اللہ ورسلہ و یقولون نؤمن ببعض و نکفر
ببعض و یریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلاً
اولیک ہم الکفرون حقاً (۷)۔

ترجمہ " جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں کا
انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس
کے رسولوں کے درمیان فرق کریں اور کہتے
ہیں کہ ہم کسی کو مانیں گے اور کسی کو نہ
مانیں گے اور (کلمہ اور ایمان کے) بیچ میں ایک
راہ نکالنے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ سب پکے کافر ہیں
"۔

اس آیت کریمہ نے اللہ اور اسکے رسولوں کی
حیثیت واضح کر دی ہے۔ جہاں تک ایمان
والوں کا تعلق ہے تو ان کی تعریف قرآن کریم
کچھ یوں کرتا ہے۔

" انما المؤمنون الذین امنوا باللہ ورسولہ " (۸)

ترجمہ " مؤمن تو دراصل وہی ہیں جو اللہ
اس کے رسول کو دل سے مانیں۔"

تعلیمات خداوندی اور پیغمبروں کے بارے میں
ارشاد ہوا۔

" یا ایھا الناس قد جاء کم برھان من ربکم وانزلنا
الیکم نوراً مبینا " (۹)

ترجمہ " اے لوگو تمھارے پاس تمھارے رب
کی طرف سے ایک سند (روشن دلیل) آگئی ہے
اور ہم نے تم پر واضح اور صاف روشنی اتاری
ہے "

یہاں جس مخصوص برہان اور صاف روشنی کا
تذکرہ کیا گیا ہے اور جس کو کامیابی کی
ضمانت قرار دیا گیا ہے اس کی اہلیت کے
بارے میں فرمایا۔

" قل اطیعو اللہ والرسول " (۱۰) ترجمہ : آپؐ کہہ
دیجیے کہ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرو۔

اسی اطاعت خداوندی اور اطاعت رسولؐ کو
ایک اور انداز سے مزید واضح کیا ارشاد ہے
" من یطع الرسول فقد اطاع اللہ " ۱۱۔

ترجمہ " جس نے رسول کی اطاعت کی پس اس
نے اللہ کی اطاعت کی " اور ایسی اطاعت کو
فوز عظیم سے تعبیر کیا گیا۔

ارشاد ربانی ہے " ومن یطع اللہ و رسولہ فقد فاز
فوزاً عظیما " (۱۲)

ترجمہ " اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی
اطاعت کرے اس نے بڑی کامیابی حاصل کی "

اسی اطاعت خدا اور اطاعت رسول کو قوی
تر بناتے ہوئے ارشاد ہوا۔

" ما اتاکم الرسول فخذوہ و ما نھکم عنہ فانتھوا "
(۱۳)۔

ترجمہ : جو کچھ تمھیں رسول دے اسے لے لو اور
جس سے وہ منع کرے اس سے رک جاؤ "۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت اس وقت ممکن ہو سکتی ہے جب رسولؐ کا کہا بلا چوں و چرامان لیا جائے ۔
حضرت ابوہریرہؓ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ "کل امتی ید خلون الجنۃ الا من ابی قالوا یا رسول اللہ ومن یابی قال من اطاعنی دخل الجنۃ ومن عصانی فقد ابی (۱۴)۔

ترجمہ ۔ میرے تمام امتی جنت میں داخل ہوں گے سوائے اس کے جس نے انکار کیا۔ پوچھا گیا کہ انکاری کون ہے ؟ فرمایا ۔ جس نے میری اطاعت کی جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا "

حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ رسولؐ نے فرمایا " لا یو من احد کم حتیٰ یکون ھواہ تبعاً لما جئت بہ " (۱۵)

ترجمہ ۔ تم میں سے کوئی شخص اسوقت تک صاحب ایمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش اس دین کے تابع نہ بن جائے جو میں لایا ہوں ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان باللہ اور ایمان بالرسول کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ۔

" امرت ان اقاتل الناس حتیٰ یشھدوا ان لاالہ الااللہ ویومنوا بی وبما جئت بہ فاذا فعلوا ذلک عصموا منی دماءھم واموالھم الا بحقھا و حسابھم علی اللہ (۱۶)۔

ترجمہ ۔ مجھے حکم ملا ہے کہ میں مشرکین سے جنگ جاری رکھوں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اور محمد پر اور اس تمام دین پر ایمان لائیں جو میں لیکر آیا ہوں۔ جب یہ عہد کر لیں تو اب انھوں نے اپنی جان و مال کو مجھ سے بچا لیا ۔ ہاں جو باز پرس (اسلامی) ضابطے کے تحت ہوگی وہ اب بھی باقی رہے گی۔ اس کے بعد ان کے باطن کا حساب اللہ کے حوالے "

ایمان باللہ ، اللہ تعالی پر اس غیر متزلزل یقین کو کہتے ہیں جس کا مقصد اللہ تعالی کو جاننا اور ماننا اور اس کے ہر ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ہو ۔ اسی ایمان کو اچھی طرح واضح کرنے کے لئے ارشاد ربانی ہوا ۔

" یا ایھاالذین امنو امنوا باللہ ورسولہ والکتاب الذی نزل علی رسولہ والکتب الذی انزل من قبل (۱۷)۔

ترجمہ ۔ اے ایمان والو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کی اور اس کتاب پر جو اس سے پہلے وہ نازل کر چکا ہے "

قرآن کریم ایمان باللہ کے تقاضوں اور لوازمات کا تذکرہ کچھ یوں کرتا ہے ۔

" امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل امن باللہ وملئکتہ و کتبہ ورسلہ (۱۸)

ترجمہ ۔ رسولؐ ان کی طرف نازل کردہ ہدایت پر ایمان لے آیا اور مؤمنین بھی ایمان لے

آئے۔ یہ سب اللہ پر اس کے ملائکہ پر اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آئے "۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایمان کے لوازم صرف ایمان باللہ اور ایمان بالرسول ہی نہیں بلکہ کچھ اور بھی ہیں۔ دراصل ایمان باللہ بنیادی اکائی کا کام کرکے دوسری بنیادیں بناتا ہے۔ اور پھر ان تمام بنیادوں پر اسلام کی عمارت تعمیر ہوئی ہے۔ عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ رسولؐ نے فرمایا " بنی الاسلام علی خمس شھادۃ ان لا الہ اللہ وان محمد رسول اللہ و اقام الصلوۃ و ایتاء الزکاۃ والحج و صوم رمضان " (۱۹)

ترجمہ۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے لا الہ اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار، نماز، زکواۃ، حج کی ادائیگی اور رمضان کے روزوں کا رکھنا۔

حدیث بالا میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو ایک بنیاد، نماز کو دوسری، زکواۃ کو تیسری، حج کو چوتھی اور رمضان کے روزوں کو پانچویں بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ ایمان باللہ کے ساتھ ایمان بالرسول اور ایمان بالرسول کے ساتھ ایمان باللہ کے تقاضے دین کی بنیاد بنتے ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین کی مثال ہمارے سامنے ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی / اطاعت اس حد تک کرتے تھے کہ دیکھنے والوں کو ان پر پاگلوں کا سا گمان ہوتا تھا۔ اس مثالی اطاعت کی وجہ سے صحابہ کرامؓ معیار دین بنے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سے پوچھا گیا کہ کونسا طریقہ بہتر ہے تو آپ نے فرمایا " ما انا علیہ واصحابی " جو میرا اور میرے صحابہؓ کا طریقہ ہے۔

قرآن حکیم میں ہے " لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ " (۲۰)۔

ترجمہ۔ " تمہارے لئے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بہترین نمونہ ہے " اور " ما انا علیہ و اصحابی " کو پیش نظر رکھ کر اگر تجزیہ کیا جائے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین بنیاد پرست ہی کہلائیں گے جو ایمان با اللہ اور ایمان بالرسول کی سچی تصویر تھے اسی لئے تو " ما انا علیہ و اصحابی " کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی گئی ورنہ معصوم اور غیر معصوم کو ملانا کوئی معمولی بات نہیں اس حوالے سے کیا بنیاد پرستی معیوب بات ہو سکتی ہے ؟

ہم روزانہ خلفائے راشدین کی تقلید کی باتیں کرتے ہیں۔ کیا ان کی تقلید بغیر بنیاد پرستی کے ممکن ہو سکتی ہے ؟ اس سوال کا جواب یقیناً نفی میں ہوگا بلکہ سنت رسول تک رسائی اور " ما انا علیہ و اصحابی " کے تقاضے بنیاد پرستی کے بغیر ممکن نہیں۔ اس حوالے سے دور جدید کے مسلمانوں کو ان کی موجودہ دورخی ذہنیت کو خیر باد کہنا ہوگا تب ہی وہ صحیح معنوں میں مسلمان کہلائے جانے کے مستحق ہوں گے۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کا نام دور جدید کے مقتدر علماء میں شمار ہوتا ہے وہ

مسلمانوں کی اس دورخی ذہنیت کے بارے میں رقمطراز ہیں ۔

" جو لوگ مغرب کے پروپیگنڈے سے متاثر ہیں وہ دین کی تعبیر و تشریح کچھ اور انداز میں کرنا چاہتے ہیں ایسے لوگوں کے بارے میں قرآن کریم کا ارشاد ہے " وویل للکفرین من عذاب شدید الذین یستحبون الحیوہ الدنیا علی الاخرہ ویصدون عن سبیل اللہ و یبغونھا عوجاً اولئک فی ضلل بعید " (۲۱)

ترجمہ : اور ان منکروں کے لئے عذاب سخت کی خرابی ہے جنہوں نے آخرت کو چھوڑ کر دنیاوی زندگی پسند کر لی جو اللہ کی راہ سے انسانوں کو روکتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اسمیں کجی ڈالیں یہی لوگ ہیں جو بڑی گمراہی میں جا پڑے " ۔

اللہ تعالی نے ایسے لوگوں کے بارے میں واضح طور پر کہا ہے ارشاد ربانی ہے " فاعرض عن من تولی عن ذکرنا ولم یردالا الحیوۃ الدنیا ذلک مبلغھم من العلم ان ربک ھو اعلم بمن ضل عن سبیلہ و ھو اعلم بمن اھتدی " (۲۲)

ترجمہ ۔ اس شخص سے اپنا خیال ہٹا لیجیے جو ہماری نصیحت کا خیال نہ کرے اور بجز دنیاوی زندگی کے اس کا کوئی مقصود نہ ہو۔ ان لوگوں کی فہم کی رسائی بس یہی (دنیاوی زندگی) ہے تمھارے پروردگار خوب جانتا ہے کہ کون اس کے راستے سے بھٹکا ہوا ہے اور جو راہ راست پر ہے اس کو وہی خوب جانتا ہے " ۔

ہمارا پورا معاشرہ مغرب سے اتنا متاثر ہے جس طرح کوئی مغلوب غالب سے یا کوئی کمزور طاقتور سے ہوتا ہے۔ اسوجہ سے ہم مغرب کی تمام اصطلاحات، تمام خرافات اپنانے کی کوشش کرتے ہیں خواہ وہ ہمیں دین سے بیگانہ ہی کیوں نہ کریں ۔

جو لوگ چاہتے ہیں کہ زندگی کی تنظیم خالص مادی بنیادوں پر کی جائے جسمیں انسانیت اور معاشرہ انسانی کا اس کے خالق اور رب سے کوئی تعلق نہ ہو وہ بھی تو بنیاد پرست ہی ہیں۔ کیا وہ مادی بنیادوں پر زندگی کی عمارت کھڑی نہیں کرتے ؟ جن کی سوچ مادیت پرستی پر مبنی ہے ان کے متعلق قرآن کا ارشاد ہے ۔

" آرضیتم بالحیوۃ الدنیا من الاخرہ فما متاع الحیوۃ الدنیا فی الاخرہ الاقلیل (۲۳)

ترجمہ کیا تم نے آخرت کے مقابلے میں دنیاوی زندگی کو پسند کر لیا ایسا ہے تو تمھیں معلوم ہو کہ دینوی زندگی کا یہ سب سرو سامان آخرت میں بہت تھوڑا نکلے گا" مولانا ابوالحسن علی ندوی مسلمانوں کی اس سوچ سے متعلق رقمطراز ہیں

" کمال سے جمال تک اسلامی ممالک کے تمام رہنما مادیت کے عشق میں یکساں طور پر سرشار نظر آتے ہیں۔ انہوں نے بھی قوت و ترقی کو ایسا معبود مطلق بنا لیا ہے جسکی پرستش واجب ہے اور جس کے علاوہ کوئی حقیقت موجود نہیں جسکی قربانگاہ پر ساری اخلاقی و روحانی قدریں اور ہر وہ چیز جسکی مادی افادیت

جبکہ دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کا بھی تو
یہی حال ہے سابق روسی صدر برزنیف سوشلزم
کا علمبردار تھا لیکن اس کی موت کی آخری رسوم
عیسائیت کے مطابق ادا ہوئیں۔ آخر وہ کیا
ضرورت تھی ؟ یہی نہ کہ وہ بنیاد پرست تھا۔
لیکن اس کے مذہب میں معاشی اور سیاسی
مسائل کا حل نہیں تھا اسوجہ سے کچھ چیزیں
ایک جگہ سے لیں اور کچھ دوسری جگہ سے۔ انہی
نظریات کے حامل افراد بنیاد پرست نہیں
کہلائیں گے تو پھر بنیاد پرستی ہے کس چیز کا
نام ؟ غیر بنیاد پرستی دین اور نظریہ سے انحراف
کے علاوہ اور کسی بھی چیز کا نام نہیں جو بنیاد
پرستی سے انکا کرتا ہے وہ کسی بھی مذہب /
نظریہ کا ماننے والا نہیں ہو سکتا۔ وہ شتر بے
مہار ہے جس طرف اس کا جی چاہا چل دیا اور
جس گروہ میں اپنے آپ کو شمار کیا اسی کا ہو
گیا ۔ ارشاد ربانی ہے ۔

" بشرالمنفقین بان ھم عذابا الیما ۔ الذین
یتخذون الکفرین اولیاء من دون المؤمنین
ایبتغون عندھم العزۃ فان العزۃ للہ جمیعا (۲۶)۔

ترجمہ " منافقین کو بتا دیجیئے کہ ان کے لئے
درد ناک عذاب ہے جو مسلمانوں کو چھوڑ کر
کافروں کو دوست بناتے ہیں شاید وہ ان کے
پاس عزت کی تلاش میں ہیں حالانکہ عزت تو
تمام اللہ کے پاس ہے "

وہ لوگ جو مغرب کی طرف دیکھتے ہیں اور ہر
معاملے میں ان کی تقلید کرنا چاہتے ہیں وہ
دراصل احساس کمتری میں مبتلا ہیں جو کہ ایک
بیماری ہے۔ یہی بیمار افراد مغربی اقوام (جو خود
بھی بنیاد پرست ہیں) کو خوش کرنے کے لئے
دین کی بنیادوں سے انکاری ہیں۔ انہیں یہ تاثر
دینے میں ہر وقت لگے رہتے ہیں کہ ہمارا اسلام
سے کوئی سروکار نہیں (ہم تو بنیادی طور پر نہ
ادھر کے ہیں اور نہ ادھر کے) ہم تو اپنا کام
چلانے کے لئے اسلام کا نعرہ لگاتے رہتے ہیں ۔
ایسے لوگوں کے بارے میں ارشاد ربانی ہے ۔

" یا ایھاالذین امنولاتتخذوا الکفرین اولیاء من
دون المؤمنین اتریدون ان تجعلوا للہ علیکن
سلطناً مبینا (۲۷)

ترجمہ ۔ اے ایمان والو ! مسلمانوں کو چھوڑ کر
کافروں کو دوست مت بناؤ کیا تم چاہتے ہو کہ
اپنے خلاف اللہ کو کھلا ثبوت دے دو ۔

قرآن کریم کافر اور مؤمن کی اس تفریق کو
انتہائی مؤثر انداز میں یوں بیان کرتا ہے

" لاتجد قوما یومنونً باللہ والیوم الاخر یوا دون
من حاد اللہ ورسولہ ولو کانو اباء ھم اوابناء ھم
اواخوانھم اوعشیرتھم (۲۸)

ترجمہ ۔ تم کبھی نہیں پاؤگے ان کو جو اللہ اور
یوم آخرت پرایمان رکھنے والے ہیں وہ ان
لوگوں سے محبت کرتے ہیں جنہوں نے اللہ اور
اس کے رسول کی مخالفت کی ہے خواہ وہ ان
کے باپ ہوں یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی
یا ان کے رشتہ دار "

اللہ تعالی پر ایمان اور دشمنان اسلام کے ساتھ

یکجہتی دو متضاد چیزیں ہیں جو کسی طرح بھی ایک فرد میں مجتمع نہیں ہو سکتیں۔ ایک دل میں یا تو اسلامی نظریہ ہوتا ہے یا غیر اسلامی۔ ایسے لوگ جو اسلام کا نام بھی لیتے ہیں اور اس متعلق بڑے بڑے دعوے بھی کرتے ہیں اور پھر غیر اسلامی نظریات یا دوسرے الفاظ میں اسلام دشمن نظریات کے لئے ان کے دلوں میں جگہ بھی ہوتی ہے ایسے لوگوں سے متعلق کسی قسم کی خوش فہمی نہیں ہونی چاہیے کہ وہ اسلام کے دوست یا خیر خواہ ہو سکتے ہیں۔ بھلا دو کشتیوں (دو نظاموں) میں سوار اسلام کا دوست کیسے ہو سکتا ہے۔ اس نے دونوں کشتیوں میں سے کسی ایک کشتی کو چھوڑنا ہوگا تب وہ مسلمان یا کچھ اور کہلائے جانے کا مستحق ہوگا۔ ایمان باللہ کے لئے ضروری ہے کہ اس کے منافی تمام چیزوں کو چھوڑ دیا جائے۔ اس مقصد کے تحت اسے دنیاوی مصالح، فوائد اور نقصانات سے ہٹ کر سوچنا ہوگا۔ اور اسلام اور کفر میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا ہوگا۔ ایک ہی وقت میں دونوں نظریات کے مطابق چلنا نا ممکن ہے۔ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسولؐ فرمایا کرتے تھے "الاسلام علانیہ والایمان فی القلب قال ثم یشیر بیدہ الی صدرہ ثلاث مرات قال ثم یقول التقویٰ ھھنا (۲۹)۔

ترجمہ "اسلام ظاہری اعمال کا نام ہے اور ایمان اس اعتقاد کا جو دل میں ہے اس کے بعد آپ نے ھاتھ سے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا۔ تقویٰ اس جگہ ہے"۔ قرآن کریم تو ایمان والوں سے واضح طور پر کہتا ہے۔

یاایھاالذین امنو اطیعواللہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم (۳۰)۔

ترجمہ۔ ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اپنے اعمال کو ضائع مت کرو۔

اس سے زیادہ واضح حکم اور کیا ہو سکتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے علاوہ اور جتنے بھی اعمال ہیں اللہ کے ہاں ان کی حیثیت کچھ بھی نہیں بلکہ تمام بے کار ہیں اسی حوالے سے جو بھی اللہ اور اس کے رسول کا صحیح معنوں میں اطاعت گزار ہوگا وہ بنیاد پرست کہلائے گا اور جو بنیاد پرست ہوگا وہ مسلمان بھی ہوگا۔

حوالہ جات

۱۔ انسائیکلوپیڈیا انٹرنیشنل ج 7 ص 406 گرویئر نیویارک 1970۔

۲۔ قرآن مجید، المائدہ ۔ 3

۳۔ قرآن مجید، المائدہ ۔ 48

۴۔ بحوالہ بدر عالم، مولانا، ترجمان السنہ، ج 2 ص 44 تا 45۔

۵۔ بخاری، الجامع الصحیح، الجہاد۔ ترجمان السنہ ج 2 48

۶۔ قرآن مجید، البقرۃ ۔ 177

۷۔ ایضاً النساء (150-151)

٨- ایضاً النور 62

٩- ایضاً النساء ۔ 175

١٠- ایضاً آلعمران ۔ 32

١١- ایضاً النساء ۔ 80

١٢- ایضاً الاحزاب ۔ 71

١٣- ایضاً الحشر ۔ 7

١٤- مشکوہ امصابیح، کتاب الایمان، ص 27

١٥- بدر عالم مولانا ، ترجمان السنہ، ج 1 ص 347 تا 348

١٦- مشکوہ المصابیح ، کتاب الایمان، ص 12- تجرید البخاری ، کتاب الایمان ص 19 (ملک دین محمد اینڈ سنز ناشران قران مجید و تا جوان کتب ، کشمیری بازار لاہور)

١٧- قرآن مجید ، النساء 136

١٨- ایضاً ۔ البقرۃ 285

١٩- مشکوہ المصابیح، کتاب الایمان، ص 12- تجرید البخاری، ص 15 (ملک دین محمد اینڈ سنز ناشران قران مجید و تا جران کتب کشمیر بازار لاہور)

٢٠- قرآن مجید، الاحزاب 21

٢١- ایضاً، ابراہیم (2-3)

٢٢- ایضاً،النجم (29 ۔ 30)

٢٣- قرآن مجید، التوبۃ 38

٢٤- ندی ، ابوالحسن علی مسلم ممالک میں اسلامیت او مغربیت کی کشمکش، ص 289

٢٥- ایضاً، ص 231

٢٦- قرآن مجید، النساء 139

٢٧- قرآن مجید، النساء 144

٢٨- ایضاً، المجادلہ 22

٢٩- بدر عالم، مولانا، ترجمان السنہ، ج 2 ص 96- مسلم ، الجامع الصحیح کتاب الایمان ۔

٣٠- قرآن مجید، محمد 33